کفریہ ممالک کی جانب سفرکرنے کا حکم

حكم السفر إلي بلاد الكفار

(باللغة الأردية)

الجمع والترتيب

شفيق الرحمن ضياء الله المدنى

نشرواشاعت

مکتب تعاونی برائے دعوت وتوعیۃ الجا لیات ربوہ
ریاض – مملکت سعودی عرب

الناشر

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجا ليات بالربوة
الرياض- المملكة العربية السعودية

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحیم

کفریہ ممالک کی جانب سفرکرنےکا حکم

(کباراہل علم کے فتاوی' کی روشنی میں)

محترم قارئین!

اسلام ایك کامل دین اورمکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں قیامت تک پیش آنے والے تمام احکام کا حل موجود ہے چاہے عقائد سے متعلق ہوں یا دیگراحکام ومعاملات سے ،اوریہی اسکے ہمہ گیراورجامع ہونے پردال ہے چنانچہ اسکی شہادت خود رب العالمین نےقرآن مقدس میں دی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا ﴾ سورة المائدة (٣)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ،اوراپنی نعمت تم پرپوری کردی ،اوراسلام کو بحیثیت دین تمہارے لئے پسند کرلیا "

اورخود نبی پاک ﷺنے حجۃ الوداع کے موقع پرفرمایا: "کہ لوگوں میں تمہارے مابین دوچیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم ان کومضبوطی سے پکڑے رہوگے گمراہ نہیں ہوگے ایک کتاب الله اوردوسری میری سنت" .

چنانچہ پیدائش سے لیکرموت تک تمام پیش آمدہ مسائل کے احکام شریعت اسلامیہ میں موجود ہیں،اور انہی میں سے سفربھی ایک ہے جس سے آئے دن ہمارا اورآپ کا سابقہ پڑتا رہتا ہے چنانچہ سفر کے احکام کوبھی شریعت اسلامیہ نے تشنہ نہیں چھوڑا بلکہ اسکو تفصیل سے بیان کردیا ہے چونکہ موجودہ دورمیں مسلمانوں کی طرف سےبلا ضرورت بلاد کفارکا سفرکثرت سے کیا جانے لگا ہے جہاں پرالله ورسول کی کھلم کھلا معصیت ونافرمانی ہوتی ہے اورشریعت کے احکام کی دھجی اڑائی جاتی ہے اورمسلمان وہاں پرجاکرکفارکی تہذیب میں رنگ جاتا ہے اوراپنے عقیدے کا سودا کربیٹھتا ہے اسی چیزکوپیش نظررکھتے ہوئے ناچیزنے بلاد کفرکے سفرسے متعلق اسلامی احکام کومختلف علماء کے فتا وی' سے ترتیب دینے کی حقیر کوشش کی ہے ہوسکتا ہے الله رب العزت اسکے ذریعہ لوگوں کو نفع پہچائے.

بلاد کفرکا سفر:

قرآن وحدیث کے نصوص سے علماء کرام نے بلاد کفارکے سفرسے متعلق چند احکام مستنبط کئے ہیں:

***بلاد کفارکا سفرکرنا جائز نہیں ہے** کیونکہ اسمیں آدمی کے عقیدہ واخلاق کے ضائع وبرباد ہونے کا اندیشہ لاحق رھتا ہے اورکافروں کے ساتھ باھمی آزادانہ اختلا ط سے معاصی وبرائیوں کامشاہدہ کرکے بہت سارے فتنوں میں دوچارہونے کا بھی خوف رہتا ہے اورپھرآدمی کفریہ تہذیب سے متاثرہوکراسی میں رنگنا شروع کردیتا ہے ،جبکہ نبی ﷺکا فرمان ہے کہ : (أنا بريئ من كل مسلم يقيم بين أظهرالمشركين) " میں ہراس مسلمان سے برأت کا اظہارکرتا ہوں جومشرکوں کے بیچ سکونت اختیارکرے" (ابوداود،ترمذی، نسائی)

اسی طرح اسمیں آدمی کے مال کا ضیاع پا یا جاتا ہے جبکہ شریعت نےاسراف سے منع فرمایا ہے الله کا فرمان ہے﴿وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴾ سورة الأنعام (١٤١)

"اورفضول خرچی نہ کرو،بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کوپسند نہیں کرتا ہے"

اسی طرح اس میں عورتوں کی عزت وناموس کی بے حرمتی ہوتی ہےاکثرجگہوں پر اجنبی مردوں کے سامنے بے پردگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے

اسی طرح اس سفرکی وجہ سے آدمی بہت سارے خیرکے کاموں سے محروم ہوجاتا ہے جسکووہ اپنے وطن میں رہ کرانجام دیتا تھا.اوراسکے علاوہ بہت ساری قباحتوں اوربرائیوں میں ملوّث ہونے کا اندیشہ رہتا ہے اورشریعت نے ہمیشہ انسانوں کے ساتھ مصلحت وبھلائی کا خیال رکھا ہے نہ کہ برائی کا.

البتہ اہل علم نےبعض استثنائی صورت میں چند شرائط اورقیود کے ساتھ کفریہ مما لک کی طرف سفرکرنے کی اجازت دی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں

١- کسی ایسے علاج کی ضرورت پیش آجائے جومسلم ممالک میں نہ پائی جائے

٢- ایسی تجارت جوبلاد کفرکی سفرکے بغیرممکن نہ ہو

٣- کسی ایسے علم کی حصول کیلئے سفرکی جائے جسکی مسلمانوں کواشد ضرورت ہواورمسلم ممالک میں نا پائی جائے .

٤-اسلام کي نشرواشاعت ،دعوت الی اللہ اورتبلیغ دین کے لئے سفرکی جائے.

ان سب صورتوں میں بھی یہ شرط ہےکہ آدمی اللہ کا تقوی' اختیارکرتے ہوئے وہاں پر دینی شعائر کی حفاظت واظہار کرے ، اوراسکے پاس ایسا علم ہو جس سےباطل شبہات کا دفا ع کرسکے اورایسا پختہ دین ہو جس سے نفسانی خواہشات کا مقابلہ کرسکے ،اوربدعات وفتنوں کی جگہوں سے اپنے آپ کوحتی' الإمکان دوررکھنے کی کوشش کرے. اوردعوت دین کے فریضہ کوجاری رکھے اور وہا ں پراپنے آپ کوایک اچھا قدوہ ونمونہ بن کرمسلمانوں کی نمائندگی کرے اوریہ سفرصرف ضرورت کے مطابق ہو،اورضرورت ختم ہونے کے بعد وہ فوراً مسلمان ملک میں واپس آجائے.

لیکن سیروسیاحت اورمحض تفریح طبع کے لئے بلاد کفرکا سفرکرنا تویہ بالکل ناجائزاورحرام ہے کیونکہ ایک سچےّ مسلمان کی اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے اورنہ ہی اسمیں اسکے لئے کوئی خیروبھلائی اورمصلحت پائی جاتی ہے جس سے دین اورعقیدہ کوپیش آنے والے خطرات سے بچایا جا سکتا ہو،اورکتنے ایسےنیک لوگ ہیں جو بلاد کفرکیطرف سفرکئے اوروہاں جاکراپنے ایمان کا سودا کربیٹھے اورکتنے ایسے مسلمان ہیں جوواپس ہوکرکافربن گئے اورکفریہ تہذیب ا وراسکی رنگینیوں میں ڈھل گئے کیونکہ کفریہ ممالک کی طرف سفرکرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا ،اسلئے اس سے بچنا ضروری ہے چا ہے یہ سفرہنی مون وغیرہ کے مہینے ہی میں کیوں نہ ہو.

رہی بات ایسے اسلامی ملک کا سفرجہاں شریعت کا نفاذ ہو لیکن اسمیں بھی برائی اورمنکرات کا بازارگرم ہو، فحاشی، زنا کاری، شراب نوشی، رشوت خوری، چوری، ڈکیٹی، لوٹ مار،اورسود خوری عام ہو، توفساد وبرائی سے متاثرہونے کے پیش نظروہاں کا سفرکرنا بھی جائز نہیں ہے الاّ یہ کی کوئی ناگزیرضرورت درپیش ہو.

البتہ ایسےاسلامی ملک کا سفرجہاں پر شرعی قوانین کا نفاذ نہ ہوگرچہ وہاں پرمسلمانوں کی آبادی ہو توحقیقت میں اس پراسلامی ملک کا اطلا ق نہیں کیا جا سکتا.

لہذا مذکورہ بالا احکام کا علم ہوجانے کے بعد مسلمان شخص کوایسے سفرسے اجتناب کرنا چاہئیے جہاں پردین وایمان کا سودا کئےجانے کا اندیشہ ہو اورکفریہ تہذیب وتمدن میں رنگ جانے کا خوف ہو،اور اپنے ہی ممالک میں سیروتفریح اورعلمی مراکزکی جگہوں پراکتفا کرنا چاہئے اوراپنے اہل وعیال کو کفریہ رنگینیوں اورچمک دمک کے دام فریب میں پھنسنے سےمحفوظ رکھنا چاہئے.

آخرمیں اللہ سے یہی دعا ہے کہ ہم سب کو ہرطرح کی برائیوں سے محفوظ رکھے اورشریعت کی روشن شاہراہ پرچلنے کی تو فیق بخشے آمین

این دعا ازمن وجملہ جہاں آمین آبا د

نیک د عا ؤں کا طا لب

abufaisalzia@yahoo.com

(مأخوزاز :فتاوی' سماحۃ الشیخ علامہ ابن بازرحمہ اللہ ،علامہ ابن عثمین رحمہ اللہ علامہ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ ، دائمی کمیٹی برائے افتاء وعلمی تحقیقات)